وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ،

کہ کتاب حقائق انتساب۔ وقائق جواہر مناقب مخفی وخزائن اسرار محامد خفی وجلی

مُسمّٰی بہ

کوکبِ دُرّیؒ فی فضائلِ علیؑ کرم اللہ وجہہ

ترجمہ مناقب مرتضوی

مصنفہ حضرت الفاضل الالمعی والمعارف اللوذعی سید **محمد صالح** کشفی
الترمذی الحسنی الحنفی ابن العارف باللہ میر **عبد اللہ** مشکین قلم
اسکنہما اللہ تعالٰی فی جنات الارم

مع

اضافہ مقدمہ وتتمہ خاتمہ از جناب سلطان المتکلمین وسید المحققین علامہ
سید **محمد سبطین** صاحب قبلہ سرسوی اعلی اللہ مقامہٗ

مترجمہ

جناب الحاج مولانا مولوی سید **شریف حسین** صاحب سبزواری مرحوم ومغفور

ملنے کا پتہ

امامیہ کتب خانہ لاہور

مغل حویلی۔ اندرون موچی دروازہ۔

منقبت ۵۳ - نیز کتاب مذکور میں ابن عباس - عمار یاسر - جابر انصاری - مالک اشتر - اور مقداد اسود کندی رضی اللہ عنہم سے منقول ہے کہ جب شاہ ولایت پناہ شام کی طرف تشریف لے جا رہے تھے - ایک روز راستے سے باگ پھیر لی - اور ایک ساعت ہر طرف دیکھتے رہے - آخر کار گھوڑا ایک طرف کو ہنکایا - اصحاب نے عرض کی - یا امیر المومنینؑ ! کیا وجہ ہے کہ راہِ شام سے باگ موڑ لی - اور اس جنگل کا رُخ کیا - فرمایا - جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں - وہ تم کو نظر نہیں آتا - اور شاہد غیب تم کو رُونما نہیں ہوتا - ایک جنگل میں ایک دیر ہے اور اس میں ایک نصرانی دینِ عیسٰی پر کاربند ہے - زنار کمر پہ باندھے - ناقوس بجانے پر تیار ہے - میں جاتا ہوں کہ اس کا زنار توڑوں - اور اُس کا ناقوس ٹکڑے ٹکڑے کروں - اگر تم بھی میری موافقت کرتے ہو - تو آؤ

میرے ساتھ چلو۔ اصحاب امیرالمومنینؑ کے ہمرکاب ہو کر دیر کی طرف روانہ ہوئے۔ جب لشکر ظفر اثر دیر کے قریب پہنچا تو اس نصرانی نے دیر سے سر باہر نکال کر شاہ ولایت کو دیکھا۔ کہ لشکریوں میں اس طرح نظر آتے ہیں جیسے چاند ستاروں میں۔ حال دریافت کرنے کی غرض سے پوچھا۔ اے جوان سرخ رو۔ کہاں سے آرہے ہو۔ اور کس طرف کا ارادہ ہے؟ شاہ ولایت پناہ نے فرمایا۔ میں مدینہ سے آتا ہوں۔ جہاد کی غرض سے شام کو جا رہا ہوں۔ شاہ ولایت کی زیارت سے نصرانی کے دل میں ایمان کا نور جلوہ گر ہوا۔ اور اس کو ولایت اسلام کی سرحد میں داخل کر دیا۔ پھر اُس نے سوال کیا کہ اے جوان! تو فرشتہ ہے۔ یا انسان؟ امیرالمومنین نے فرمایا۔ میں انسانوں اور جنوں کا مقتدا اور فرشتوں کا پیشوا ہوں۔ نصرانی نے کہا۔ میں انجیل پڑھتا رہا ہوں۔ اور اس میں طابؔ طابؔ پڑھا ہے۔ اے آفتاب عالمتاب کیا وہ جناب کا نام ہے؟ فرمایا طابؔ طابؔ محمد مصطفٰےؐ کا نام ہے اور میرا نام شنطیا ہے۔ عرض کی توریت میں میبؔت میبؔت آپ کا نام ہے؟ فرمایا میبؔت میبؔت حضرت مصطفٰےؐ کا نام ہے۔ اور میرا نام ایلیاؔ ہے۔ نصرانی بولا کیا آپ مسیح ہیں۔ کہ آسمان سے اُترے ہیں۔ تاکہ اہل عالم کے رنج و عنا کو دور کریں۔ فرمایا۔ میں عیسٰیؑ نہیں ہوں۔ لیکن عیسٰیؑ میرے دوستوں اور محبوں میں سے ہے۔ نصرانی نے کہا۔ کیا آپ موسٰیؑ ہیں۔ کہ ید بیضا اور عصا لے کر آئے ہیں۔ تاکہ خلقت کو معجزات دکھاؤ۔ فرمایا میں موسٰیؑ نہیں ہوں۔ لیکن وہ بھی میرے دوستوں اور ہوا خواہوں میں سے ہے۔ بولا۔ اپنے معبود کا واسطہ اپنا نام اور نسب ظاہر کیجئے۔ فرمایا۔ ہر قوم اور ہر گروہ میں میرا نام جدا جدا ہے۔ چنانچہ عرب میں مجھ کو ھَلْ اَتٰی کہتے ہیں اور مجھ کو اس نام سے تلاش کرتے ہیں۔ اور طائف والے مجھ کو تحمیدؔ کہتے ہیں اور اہل مکّہ مجھ کو بابؔ البلد جانتے ہیں اہلِ آسمان میرا نام احد لکھتے ہیں۔ تُرک مجھ کو بلیا کہتے ہیں۔ اور زنگی ممیلان۔ اور ہندو کشن کشن کہتے ہیں۔ اور فرنگی حامی عیسٰیؑ۔ اور اہل خطا یا بولیا کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ اور عراق میں امیرالنحل کے نام سے مشہور ہوں اور خراسان میں حیدر کے نام سے نامزد ہوں۔ اور آسمان اوّل میں میرا نام عبدالحمید ہے۔ اور دوسرے آسمان میں عبدالصمد۔ اور تیسرے میں عبدالمجید۔ اور چوتھے آسمان میں میرا نام ذوالعلیٰ ہے۔ اور پانچویں آسمان میں میرا نام علی اعلیٰ ہے۔ حضرت رب العزّت نے مجھ کو امارت کی مسند پر بٹھایا ہے اور امیرالمومنینؑ نام رکھا ہے۔ اور خواجۂ دوسرا محمّد مصطفٰیؐ نے مجھ کو ابوتراب فرمایا ہے۔ اور میرے باپ نے میری کنیت ابوالحسن رکھی ہے اور میری ماں نے ابوالعشر کنیت مقرر کی ہے۔

نصرانی ان حکایات کو سن کر ناقوس بجانے کی طرف متوجہ ہوا۔ اور اس بے زبان میں سے آواز نکالی۔ شاہ ولایت پناہ نے فرمایا۔ تجھے کچھ معلوم ہے کہ تیرا ناقوس کون سی سُر بجا رہا تھا اور کون سا نغمہ نکال رہا ہے۔ اور کیا کہتا ہے۔ اور راگ کس کو تلاش کرتا ہے۔ اس نے جواب دیا۔ یہ کانسی سے بنا ہے۔ اور میں خاک کا پُتلا ہوں۔ خاک

کانسی کی زبان کو کیا جانے اور اندھا خط کیوں کر پڑھے۔ شاہ ولایت پناہ نے فرمایا سلیمان پرندوں اور چیونٹیوں کی زبان جانتے تھے۔ اور اُن کی تشریح کر سکتے تھے۔ میں مصطفیٰ معلیٰ کا وصی ہوں۔ اگر میں بیان کروں۔ کہ تیرا ناقوس کیا کیا کہتا ہے۔ تو کچھ بعید نہیں ہے۔ پھر فرمایا۔ کہ ناقوس سُبُّوحٌ قُدُّوْسٌ سُبْحَانٌ رَؤُفٌ اَنْتَ حَقٌّ اَنْتَ حَقٌّ کہتا ہے۔ بعد ازاں ناقوس کی آواز سے ایک تسبیح تعلیم کی۔ اور اس بے نوا کو نوا کی طرف متوجہ کیا۔ نصرانی نے جب یہ بات شاہ ولایت سے سنی اور الٰہی برہان مشاہدہ کی۔ اپنے آپ کو دیر کی بلندی سے نیچے کی طرف گرادیا۔ اور کبوتر کی طرح پلٹیاں کھانے لگا۔ حضرت رب العزت نے فرشتہ کو حکم دیا کہ اس کی خبر لے۔ اور اس کو ہوا میں پکڑ کر زمین پر پہنچا دے۔ جب وہ زمین پر پہنچا۔ تو جگر سے ایک نعرہ مارا جو آسمان پر پہنچا۔ ذیل کی بیت کا مضمون زبان پر جاری کیا۔ بیت

بسکہ دریا دلبت جام محبت خوردہ ام
گوش گردو نست کراز نعرۂ مستانہ ام

اور چار سو نصرانی جو اس دیر میں تھے۔ جب اُنہوں نے اس کا نعرہ سُنا۔ اُس کی طرف دوڑے اور اس سے حال پُوچھا۔ اُس نے کہا۔ ہم نے انجیل میں پڑھا ہے۔ کہ ایک خوبصورت اس دیر میں آئے گا۔ وہ مدح وثنا کا سزاوار ہوگا۔ جو کوئی اس پر ایمان لائے گا۔ وہ نجات پائے گا۔ اور جو کوئی اس کی اطاعت نہ کرے گا۔ وہ دوزخ میں جائے گا۔ نصاریٰ نے جب یہ بات راہبوں سے سنی امیرالمومنین کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور مسلمان ہو گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ۔